کتاب ایک بہترین ساتھی

وہ تمام عادات جو انسان کو عام انسان سے اِک منفرد ''شخصیت'' بنا دیتی ہیں اُن عادات میں سے ایک عادت کتاب پڑھنے کی ہے۔ کیونکہ کتاب ایک نہایت ہی بہترین ساتھی ہے۔ جو انسان کو باطنی طور پر خوبصورت بناتی ہے۔ اِس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ کتاب میں لکھے الفاظ کی طاقت، خیالات اور لکھاری کے تجربات کا پڑھنے والے کی شخصیت پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ کتاب انسان کی شخصیت کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کتاب کی یہ خوبصورت صفت ہے کہ یہ اپنے لکھاری اور قاری دونوں کو زندگی دیتی ہے۔ کتاب پڑھنا اِک ایسا مشغلہ ہے جو ایک طرف تو ہماری سوچوں کو وسعت دیتا ہے۔ اور دوسری طرف ہمارے ذہنوں کو روشن کرتا، تاریک ہونے سے بچاتا، اور خیالات کو تازگی بخشتا ہے۔ کتاب پڑھنے کا عادت اور شوق وقت کے ساتھ بڑھتا ہے۔ کیونکہ ابتدائی دِنوں میں ہمیں کتاب کا انتخاب کرنے میں بھی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ شوق اور عادت یا تو ہم کسی اپنے عزیز کو دیکھ کر اپناتے ہیں۔ یا تو کوئی اور اِس شوق اور عادت کی آبیاری ہمارے ذہن میں کرتا ہے۔ اِس حقیقت کا اندازہ اِس واقع سے لگایا جاسکتا ہے۔ شالوم اُس وقت ساتویں جماعت کا طالبعلم تھا اور اُس کا بڑا بھائی الیکٹریکل انجینئر رنگ کے لئے لاہور میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ وہ جب کبھی چند چھٹیاں گزارنے کے لیے گھر آتا تو اپنے بھائی کے لئے کبھی پاکٹ سائز انگریزی کی ڈکشنری لے آتا تو کبھی کوئی چھوٹی سی کتاب۔ یہ سب دیکھ کر شالوم کو شدید غصّہ آتا اور اُس کے بڑی دفعہ روکنے کے باوجود وہ اِس عمل کو اکثر دوہراتا۔ شاید شالوم کی سوچ اُس وقت اِس حقیقت کو پہچاننے سے قاصر تھی۔ کہ یہ میرے ذہن اور زندگی میں اِک اچھے شوق اور عادت کی آبیاری ہو رہی ہے۔ اُس کے بڑے بھائی کے اِس خوبصوت عمل کے بہترین مثبت نتائج وہ آج اپنی زندگی میں دیکھتا ہے۔

اُس کا یہ تجربہ ہے کہ اچھی کتاب انسان کو اپنی زندگی پر سوچنے اور اُس کو اُور خوبصورت بنانے کی طرف مائل کرتی ہے۔شالوم کی زندگی کو جس کتاب نے نئ جہت دی وہ نامور شخصیت اور موٹیویشنل سپیکر اور لائف کوچ روبن شرما کی کتاب ''Who Will Cry When You Will Die'' ہے۔اِس کتاب نے اُسے یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ میں اِس زمین پر زندگی گزارنے کے بعد اِس کو چھوڑتے وقت آنے والی نسلوں کے لیے کیا چھوڑ کر جاؤں گا؟ کیا میں کہیں بے مقصد زندگی تو نہیں گزار رہا؟ یا میری زندگی کا مقصد کیا ہے؟

اچھی کتاب کا مطالعہ انسان کی بے مقصد زندگی کو ''مقصد'' دیتا ہے۔اور انسان کو بے مقصد زندگی گزارنے سے بھی بچاتا ہے۔تاکہ اِنسان اِس زمین پر رہتے ہوئے اپنے حصّے کی جوت جلاتا جائے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اِنسان اپنی بنیادی ضروریات کو مقصدِ حیات سمجھ کر ساری زندگی اِن ضروریات کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے۔اور اُس کو اپنی زندگی کے اختتام پر اِس حقیقت کا پتا چلتا ہے، کہ ساری زندگی وہ جس کو مقصد سمجھتا رہا وہ تو ضروریات تھیں۔اور اِب وہ بے مقصد زندگی گزار کر اِس جہانِ فانی سے رحلت کر رہا ہے۔اچھی کتاب مثبت سوچ کو جنم دیتی ہے۔اور مثبت سوچ مثبت زندگی گزارنے میں ہمار ی راہنمائی کرتی ہے۔اُن تمام وجوہات میں سے جو ہماری زندگی میں منفی پن لاتی ہیں ایک وجہ کتابیں نہ پڑھنا بھی ہے۔

آج ہمارے معاشرے کا اِلمیہ بھی یہی ہے کہ ہمارا کتاب سے رشتہ محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ہم کتاب کو پڑھنا پسند ہی نہیں کرتے۔آج غیر نصابی کتابیں پڑھنے کے عمل کو وقت کو ضائع کرنے کے معنوں میں لیا جاتا ہے۔اور غیر نصابی کتابیں پڑھنا فارغ لوگوں کا مشغلہ سمجھا جاتا ہے۔آج ہمارے پاس موبائل فون پر وقت ضائع کرنے کے لیے بہت سا وقت ہے لیکن کتاب پڑھنے کے لیے دِن میں پندرہ منٹ بھی نکالنا مشکل ہے۔آج گھنٹوں گھنٹوں موبائل استعمال کرنے والے کو شاباش اور کتاب پڑھنے والے کی

حوصلہ شکنی کی جاتی ہے یا کہہ دیا جاتا ہے کہ کم پڑھا کرو کہیں پاگل نہ ہو جانا اور تم نے کون سا اقبال بن جانا ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ کتاب نہ پڑھنے کی وجہ سے:

ہماری سوچ منجمد ہوگئی ہے۔ ہماری سوچ بدبوُ دار ہوگئی ہے۔ ہماری سوچ محدود ہوگئی ہے۔ اِنقلابی سوچ کا بحران ہوگیا ہے۔

آئیں اِس محدود کو لامحدود سے، بحران کو افرات سے، بدبُو کو خوشبو سے بدلے۔ اور یہ اُسی وقت ممکن ہے۔ جب ہم کتاب پڑھنے کی عادت کو اپنائیں گے کیونکہ کتاب سے بہترین ساتھی کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔